RAHAT-UL-QULOOB
Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2025-5021. (E) 2521-2869
Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**
Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.
Website: www.rahatulquloob.com
Approved by Higher Education Commission Pakistan
Indexing: » Australian Islamic Library, IRI (AIOU), Tahqeeqat, Asian Research Index, Crossref, Euro pub, MIAR, ISI, SIS.

TOPIC

اسلامی نظام طہارت اور کرونا کی سائنسی احتیاطی تدابیر

Islamic System of Purification & Scientific Prevention of COVID-19

AUTHORS

1. Hafiz Aziz Ahmad Qadri, PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Government College University, Faisalabad. Pakistan.
   Email: ahqadri5@gmail.com
2. Dr. Syed Aftab Alam, Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Fatima Jinnah Women University, Rawalpindi, Pakistan.

How to Cite: Hafiz Aziz Ahmad Qadri, and Dr. Syed Aftab Alam. 2022. “URDU: اسلامی نظام طہارت اور کرونا کی سائنسی احتیاطی تدابیر: System of Purification and Scientific Prevention of COVID-19”. *Rahat-Ul-Quloob* 6 (1), 199-209. https://doi.org/10.51411/rahat.6.1.2022/382.

URL: http://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/382
Vol. 6, No.1 || Jan–Jun 2022 || URDU-Page. 199-209
Published online: 01-01-2022

QR. Code

اسلامی نظام طہارت اور کرونا کی سائنسی احتیاطی تدابیر

Islamic System of Purification & Scientific Prevention of COVID-19

[1] حافظ عزیز احمد قادری، [2] سید آفتاب عالم

ABSTRACT

Islam is a religion that provides complete guidance in every aspect of life. When a peaceful person (Muslim) attains a high level of purity and cleanliness by following is principles, then she/he gets all the benefits of healthy, purifying and peaceful physical and spiritual life. The Qur'an calls these members of the society "purifiers" and those whom Allah Almighty makes His beloved because of this characteristic. Today, the less educated people propagate that the principles of purification and cleanliness provided by Islam have no physical or spiritual benefits. On the other hand, contemporary scientific researches have proved that even in these modern times when humanity faces any big challenges of drastic destruction, the solution is found in only the principles provided by Islam. A recent example is the precautionary measures against COVID virus. Millions of people around the world are currently infected with the disease. The principles that modern scientific researches have been introduced to prevent this epidemic are the same ones that Islam gave to humanity about fourteen hundred years ago. This article discusses these principles of the Islamic system of purification and cleanliness that how these principles are shield and protector against the COVID virus and other epidemics in the context of contemporary scientific research.

Keywords: COVID, Corona Virus, Preventions of Corona, Islamic Teachings, Purification

اسلام وہ دین ہے جس میں حیاتِ انسانی ہی نہیں بلکہ حیات نباتاتی و جماداتی کے بنیادی ہر پہلو پر مکمل رہنمائی ملتی ہے جو عبادات سے لے کر طہارت تک، معاشرت سے لے کے معیشت تک، گھر سے لے کر کاروبار تک اور امن سے لیکر دفاع تک ہر شعبے کو محیط ہے، جس میں پانی کے نظام گردش، ہوا اور روشنی کے افعال، جمادات و نباتات کے مقداری نظام پر بنیادی اصول موجود ہیں۔ ان اصول وضوابط کو سمجھ کر اور ان سے ہم آہنگی کے ساتھ پروان چڑھا کر ہی ہم نہ صرف مادی دنیا بلکہ بعد کی دنیا میں بھی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اسلام قرآن میں واضح فرماتا ہے کہ ان اصول وضوابط کو سمجھنے اور ان پر عمل پیرا فرد ہی اسلام پر ہے یعنی اس نے نہ صرف ان اصولوں کو تسلیم کیا ہوا ہے بلکہ ان پر عمل بھی کر رہا ہے۔ جو افراد ان اصولوں کو جانتے ہی نہیں اور اگر جانتے ہیں مگر ان پر عمل نہیں کرتے وہ اصل میں ان اللہ کے بنائے ہوئے اصولوں کا انکار کر رہے ہیں۔ جو بھی فرد دین یعنی ان اصولوں پر عمل کر کے طہارت، قول و فعل، اخلاق، سیرت اور کردار کی بہتر اور اعلی سطح حاصل کر لیتا ہے وہی فوائد پاتا ہے۔ ان فوائد کو دیکھنے اور پانے کے بعد وہ اپنے رب کی طرف ہی راغب رہتا ہے۔

ان ہی دین یعنی کامل اصول وضوابط میں سے ایک اہم اصول "طہارت" کے متعلقہ ہیں۔ جو ان اصولوں پر سر تسلیم خم کرتے ہیں اور عمل پیرا ہوتے ہیں ان کیلئے اللہ نے محبت کا اظہار کیا ہے۔ ان افراد کو عربی لغت میں متطہرین یعنی پاک لوگوں کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ یعنی

طہارت ایسی صفت ہے کہ اس کے اللہ تعالی خود محبت کرنے لگتا ہے۔ اللہ اس کا اظہار قرآن میں یوں فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ[1]

ترجمہ:　　بے شک اللہ توبہ کرنیوالوں اور پاک صاف رہنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

طہارت کا لفظ 'طہر' سے ماخوذ ہے جس نے لغوی معنی ہیں "پاکی" کے ہیں اس طرح طہارت کیلئے اسلامی شرعی اصطلاحات میں معانی "صفائی اور پاکیزگی" کا الفاظ سے کیے جاتے ہے۔ طہارت کی دو قسمیں ہیں۔ طہارت صغریٰ اور طہارت کبریٰ۔ طہارت صغریٰ میں ظاہری و باطنی وضو اور طہارت کبریٰ میں ظاہری وروحانی غسل معنی لیے جاتے ہیں۔ عرف عام میں جسمانی وضو اور غسل ہی استعمال ہوتے ہیں۔

طہارت و پاکیزگی اسلام کے اولین احکام میں سے ہے اسی لیے اسے فرض قرار دیا گیا ہے اور تمام عبادات کرنے سے پہلے خاص قسم کی طہارت پاکیزگی کا اہتمام کرنا لازم ہے۔ نماز جو سب سے اہم اور فرض عبادت ہے اس کے لیے ہر قسم کی نجاست اور آلودگی سے پاک ہونے کا ذکر قرآن کریم میں اس طرح ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ۭ وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوْا ۭ وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَاۗئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْھِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ مِّنْہُ ۭ مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَھِّرَکُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ[2]

ترجمہ:　　اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولو اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولو یا اپنے سر اور پاوں ٹخنوں تک مسح کر لو، اور اگر تم ناپاک ہو تو نہالو، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرور (رفع حاجت) سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اسے اپنے مونہوں اور ہاتھوں پر مل لو، اللہ تم پر تنگی نہیں کرنا چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تا کہ اپنا احسان تم پر پورا کرے کہ تم شکر کرو۔

طہارت کی ایک صورت تو یہ ہے کہ سارا جسم دھلا ہوا ہو۔ خواہ وہ جزوی طور پر وضو کی صورت میں دھلے جیسا کہ مذکورہ بالا آیت میں حکم دیا گیا یا کلی طور پر غسل کی صورت میں۔ غسل تو انسان کی جسمانی طہارت و پاکیزگی کیلئے جامع مکمل اور ہمہ گیر عمل ہے۔ جہاں نمازوں کے ساتھ وضو کا حکم دیا گیا وہیں ہفتے میں کم از کم ایک مرتبہ جمعہ کے دن غسل کرنا سُنت ہے تا کہ اس جسم اور اس کے اعضاء پر "فاغسلوا" کا عمل جاری رہے اور وہ متطہرین میں شمار ہو جائے۔ جسم اور اعضائے جسم کے دھلتے رہنے میں جہاں صحت کا قیام ہے وہاں حکم الٰہی کے مطابق طہارت کا اہتمام بھی ہے۔ صحت اور طہارت لازم وملزوم ہیں، صحت کا قیام طہارت سے ہے اور طہارت کا دوام و قیام در حقیقت صحت کا انتظام ہے۔

طہارت کی دوسری صورت لباس کا پاک ہونا ہے ارشاد باری تعالی ہے: "اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو"[3]

ارشاد باری تعالی ہے کہ مسجد کی طرف جاو تو زیب وزینت (پاک صاف لباس، خوشبو، سرمہ، کنگی، امامہ وغیرہ) اختیار کرو اور یہ حکم اولاد آدم کو دیا جارہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا بَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ[4]

ترجمہ: اے اولاد آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنے آپ کو (زیب وزینت) مزین کیا کرو۔

تو جہاں بدن کا پاک وصاف ہونا ضروری ہے وہیں لباس کو پاکیزہ رکھنا بھی لازم ٹھہرایا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا لباس مبارک ہمیشہ پاک وصاف ہوتا تھا اور ہر مسلمان کیلئے بھی یہی حکم ہے کہ وہ پاک وصاف لباس زیب تن کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طہارت کو نصف ایمان قرار دیا ہے۔ اور ارشاد فرمایا: "صفائی نصف ایمان ہے"۔ اللہ کے محبوب ﷺ نے جہاں ہمیں پاک وصاف رہنے کی تلقین فرمائی خود آپ ﷺ کی ذاتِ مبارک ظاہری وباطنی پاکیزگی کے لحاظ سے بھی پوری امت کیلئے بہترین نمونہ ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جب کوئی شخص سو کر اٹھے تو جب تک تین بار ہاتھ نہ دھولے اسے پانی کے برتن میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیے"

اسلامی شریعت جو دنیا وآخرت کی بہتری و بھلائی کا سرچشمہ ہے وہ قلوب کی اصلاح کے ساتھ بدن کی اصلاح بھی کرتی ہے اور جہاں یہ جسمانی صحت کی نگہبانی کرتی ہے وہاں جسمانی آفات کا دفاع بھی کرتی ہے۔ قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ نے روحانی تعلیم کے علاوہ جسمانی صحت وثبات سے متعلق ایسی تعلیم دی ہے کہ کسی اور دین، شریعت یا مذہب میں نہیں ملتی یہ محض دعوی نہیں بلکہ مضبوط دلائل وبراہین، شہادت وبینات، تجربات ومشاہدات اور حقائق وواقعات پر مبنی ہے۔

طہارت ونظافت:

اسلامی شریعت نے جسم کی طہارت ونظافت کو انسان کی فطرت میں شامل بتایا ہے۔ جسم کی طہارت ونظافت سے ایک انسان بعض جلدی اور غیر جلدی امراض سے محفوظ رہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صفائی (طہارت) کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الطھور شطر الایمان[5]

ترجمہ: طہارت ایمان کا جز (نصف الایمان) ہے۔

اور انسان کے فطرتی خصائل کے متعلق ایک جامع نظام واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

عن ابي هريرة ، عن النبي ﷺ، قال: " الفطرة خمس، او خمس من الفطرة، الختان، والاستحداد، وتقليم الاظفار، ونتف الإبط، وقص الشارب"[6]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فطرت پانچ ہیں یا پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔ ختنہ کرنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا اور ناخن کاٹنا اور بغل کے بال اکھیڑنا اور مونچھ کترانا۔ یعنی پانچ چیزیں فطرتی خصائل میں سے ہیں۔

اسلامی تعلیم کے مطابق جمعہ وعیدین پر حجامت میں ہاتھ پاوں کے ناخنوں کا تراشنا بھی شامل ہے ناخنوں کی میل کچیل اور اس کے مضر اثرات سے بچنے کے لیے ان کا عام دستور کے مطابق گول کاٹنا ہی مفید اور بہترین طریقہ ہے انسانی جسم میں ناخنوں سے بڑھ کر شاید ہی کوئی اور حصہ بدن کو نقصان پہنچانے کا موجب ہو سکتا ہو اسی طرح ناخنوں کا بڑھانا حفظان صحت کے اصولوں کے عین منافی ہے کیونکہ ناخنوں کے اندر مخفی جراثیم خون میں منتقل ہو جاتے ہیں اور مختلف امراض پیدا ہونے کا موجب بنتے ہیں اس لیے ناخن باقاعدگی کے ساتھ صاف کرنے چاہئیں

تاکہ مختلف امراض سے بچا جاسکے جدید میڈیکل سائنس کے مطابق ناخن مختلف جراثیم کی پناہ گاہ ہے اگر ان کو بروقت اور بہتر طریقہ سے نہ تراشا جائے تو مختلف قسم کی بیماریاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے ڈاکٹر صدیقی اور انصاری صاحب لکھتے ہیں کہ بلاشبہ اسلامی تعلیم کے مطابق غیر ضروری بالوں اور ناخنوں کو بروقت کاٹا تراشا جائے تو انسان مختلف جراثیم سے پیدا ہونے والی کئی ایک متعدی امراض سے محفوظ رہ سکتا ہے[7]۔

وضو:

شریعت اسلامیہ میں وضوء کی بڑی فضیلت ہے اصطلاح میں حدث اصغر سے پاک ہونے یعنی منہ، ہاتھ، پاوں دھونے اور سر کے مسح کرنے کا نام وضو ہے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ[8]

ترجمہ: مومنو! جب تم نماز پڑھنے کا قصد کیا کرو تو منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لیا کرو اور سر کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک پاوں دھو لیا کرو یا سر اور پاوں ٹخنوں تک مسح کیا کرو۔

وضو ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعہ دن میں کم از کم پانچ بار چہرہ، بازو، سر اور پاوں کی صفائی کی جاتی ہے یہ امر جہاں جسم کو امراض سے محفوظ رکھنے میں معاون ہوتا ہے وہاں اس کے طبی تحقیق سے ثابت شدہ فوائد بھی ہیں اور اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اکثر وضو میں رہنے کی ترغیب اور ہر عضو کو اس کے صحیح طریقہ سے دھونے کی تلقین فرمائی ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عن ابن عمر، عن النبي صلى الله عليه وآلهوسلم، قال: "لا تقبل صلاة بغير طهور[9]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں کی جاتی۔

وضو میں سب سے پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں اس کے بعد کلی کرنا ہوتی ہے اگر ہاتھ صاف نہ ہوں اور ان کو جراثیم سے پاک نہ کیا جائے تو جراثیم منہ کے راستے جسم میں داخل ہو سکتے ہیں اور آج اس کرونا مرض کی ابتداء کے وقت ہی تمام دنیا کی ایک ہی آواز تھی کہ ہاتھوں کو لازمی سینٹائیزر (دھونا) کرنا چاہیے کیونکہ انسان ہمہ وقت کام کاج میں لگا رہتا ہے اور ہاتھ مختلف قسم کی ادویات، زہریلے کیمکلز کو لگتے رہتے ہیں جو صاف نہ کیے جائیں تو متعدد امراض کا باعث ہو سکتے ہیں وضو سے یہ اندیشہ بھی دور ہو جاتا ہے اور آج جدید میڈیکل سائنس نے ہاتھوں کی صفائی کو حفظ صحت اور جراثیم کے بچاو کے لیے ضروری قرار دیا ہے[10]۔

کرونا کیلئے سائنسی تحقیق پر مبنی احتیاطی تدابیر:

نظامِ تنفس کو متاثر کرنے والے کورونا وائرس سے ہونے والی بیماری کا شکار اس وقت ہوتے ہیں جب متاثرہ شخص کی کھانسی اور چھینک سے خارج ہونے والے بلغم یا رطوبتوں کے قطروں میں موجود وائرس آپ کے جسم میں آپ کی آنکھوں، ناک یا منہ کے راستے سے داخل ہو جاتا ہے[11]۔ تاہم اکثر صورتوں میں یہ وائرس آپ کے ہاتھوں کے ذریعے آپ کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ اس لئے وائرس کا ایک شخص سے دُوسرے شخص میں منتقل ہونے کا اہم ذریعہ ہاتھ ہیں۔ عالمی وبائی صورتِ حال کے دوران، وائرس کے پھیلاؤ کے عمل کو روکنے کا سب سے سستا،

سب سے آسان اور سب سے اہم طریقہ اپنے ہاتھوں کو صاف پانی اور صابن سے بار بار دھونا ہے[12]۔ خاص طور پر کووڈ-19 سے محفوظ رہنے کے لئے ہاتھ دھونا لازم ہیں۔

کھانسی، چھینک اور ناک صاف کرنے کے بعد، رش والے عوامی مقامات سے واپسی پر، پبلک سواری استعمال کرنے کے بعد، مارکیٹ اور عبادت گاہوں سے واپس آنے پر، گھر سے باہر چیزوں کی سطح پر ہاتھ لگانے کے بعد، حتیٰ کہ کرنسی نوٹ چھونے کے بعد، کسی بیمار شخص کی دیکھ بھال کرنے سے قبل اور بعد میں، کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد اس کے علاوہ آپ ان صورتوں میں اپنے ہاتھ معمول کے مطابق دھوتے رہیں۔ بیت الخلا استعمال کرنے کے بعد، کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد، کوڑا وغیرہ چھونے یا ضائع کرنے کے بعد، جانوروں یا پالتو جانوروں کو چھونے کے بعد، بچوں کے ڈائپر تبدیل کرنے یا انہیں بیت الخلا استعمال کرانے کے بعد، جب آپ کے ہاتھ میلے یا مٹی سے آلودہ دکھائی دیں۔ ہاتھ دھونا خود کو اور اپنے خاندان کو بیمار ہونے سے بچانے کے بہترین طریقوں میں سے ایک ہے۔ جانیں کہ صحت مند رہنے کے لیے آپ کو کب اور کس طرح اپنے ہاتھوں کو دھونا چاہیے۔ کورونا وائرس کی دوسری لہر کے دوران احتیاط پہلے سے کئی زیادہ ضروری ہے۔ اس لیے اپنے ہاتھوں کو ہر کچھ دیر بعد 20 سیکنڈ تک ضرور دھوئیں[13]۔

کلی اور مسواک کا اسلامی شرعی حکم:

شریعت اسلامیہ نے آج سے چودہ سو سال پہلے ہی بتادی ہیں۔ ہاتھ دھونے کے بعد کلی کرنا اصل میں منہ کی صفائی و پاکیزگی کے ساتھ ساتھ پانی کے رنگ و بو ذائقہ کی پہچان کے لیے ہے کہ یہ صحت کے لیے نقصان دہ تو نہیں ہے اور کھانا کھانے سے باقی ماندہ ذرات جو دانتوں میں اٹک جاتے ہیں اور رات بھر کی جمع زدہ کثافتیں متعفن ہونے کے بعد معدہ میں پہنچ کر مختلف امراض کا باعث بنتی ہیں اور یہی فاسد رطوبات دانتوں کی امراض، مسوڑھوں اور گلے کے ورم کا سبب بنتی ہیں رسول اللہ ﷺ مسواک کی اہمیت پر مختلف موقعوں پر التزام واہتمام فرماتے تھے مسواک کی افادیت کے متعلق ارشاد فرمایا:

عن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ قال: "لولا ان اشق على امتي او على الناس لامرتهم بالسواك مع كل صلاة[14]"

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت یا لوگوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لیے ان کو مسواک کا حکم دے دیتا۔

کلی اور مسواک سے انسان مندرجہ بالا امراض سے محفوظ رہتا ہے۔ وضو میں کلی کے بعد ناک صاف کرنے کی باری آتی ہے ناک میں اچھی طرح پانی ڈال کر اسے صاف کرنے کا حکم ہے کہ ناک میں چھپے ہوئے گردوغبار اور جراثیم سے نجات حاصل ہوتی ہے اس سے سونگھنے کی حس کو بے حد تقویت حاصل ہوتی ہے اطباء کہتے ہیں کہ ناک سانس لینے کا ایک اہم ذریعہ ہے اور صاف و تروتازہ ہوا ناک کے ذریعہ ہی پھیپڑوں تک پہنچتی ہے اور خون صاف ہونے میں مدد دیتی ہے جوش اور کرونا مرض انسان کے گلے اور پھیپڑوں میں ہی اثر انداز ہوتا ہے اس لیے جو شخص دوران وضو ناک میں پانی ڈالتا ہے اور اسے اچھی طرح صاف کرتا ہے وہ ناک، گلے اور پھیپڑوں کے بالائی حصوں کی امراض سے محفوظ رہتا ہے[15] اور کرونا مرض انسان کے گلے اور پھیپڑوں میں ہی اثر انداز ہوتا ہے۔ دوران وضو چہرے کا دھونا بھی لازمی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فاغسلوا وجوھکم یعنی پس اپنے چہرے کو دھولیں۔ چہرے پر حساس اور نمایاں ترین چیز آنکھیں ہیں اس مرحلہ میں جہاں مونچھیں، رخسار اور داڑھی کو دھویا جاتا ہے وہاں تروتازہ پانی سے آنکھوں کو بھی اچھی طرح صاف کیا جاتا ہے ایسا کرنے سے آنکھوں کی بینائی، چمک اور خوبصورتی کے ساتھ ساتھ امراض چشم سے بھی محفوظ رہا جاسکتا ہے موجودہ زمانے میں ہر طرف فضا آلودہ اور کیمیکلز کے شامل ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ نقصان دہ ہے اور یہ کیمیکلز جو دھوئیں، گرد و غبار کی شکل میں جم جاتے ہیں ان سے بچنے کا واحد آسان علاج صرف اور صرف وضو ہے۔

غسل کا شرعی حکم اور احتیاطی فوائد:

غسل انسانی صحت وصفائی اور اعصاب کو متحرک کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا غسل کرنے سے انسان مختلف قسم کی آلائشوں، غلاظتوں اور جراثیم سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اعصابی طور پر تروتازہ ہو جاتا ہے غسل کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وان کنتم جنبا فاطھروا[16]

ترجمہ: اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو فوراً پاک کرو۔

اسلامی تعلیمات میں مختلف موقعوں پر غسل کرنے کی ہدایات ملتی ہیں بعض وجوہات پر غسل کرنا لازم ہوتا ہے مثلاً جنابت، ایام ماہواری اور ایام زچگی کے ختم ہونے پر بعض ایسے مواقع جن میں غسل کرنا ایک پسندیدہ امر ہے جن میں جمعہ، عیدین، کسی بیماری سے شفا پانے پر یا پاکیزگی کی خاطر وغیرہ شامل ہیں غسل انسان کی جسمانی صحت درست رکھنے کے لیے نہایت ضروری ہے غسل کرنے سے صرف بدن ہی صاف نہیں ہوتا بلکہ مسامات بدن کھل کر خراب مادے اور خون کے کثیف بخارات خارج ہو جاتے ہیں جس سے اعضاء کی اندرونی بناوٹ اور افعال صحیح وسلیم رہتے ہیں۔

قرنطینہ:

وبائی علاقوں سے دور رہنے اور قرنطینہ کا اصول بھی اسلامی شریعت نے عطا کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا سمعتم بالطاعون بارض فلا تدخلوها، وإذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا منها[17]

ترجمہ: جب تم کسی علاقے میں طاعون کی وباء کی خبر سنو تو وہاں مت جاو اور اگر تم ایسی جگہ مقیم ہو جہاں یہ وباء موجود ہو تو پھر وہاں سے نہ بھاگو۔

اس حدیث کی روشنی میں جراثیم کی روک تھام اور تعدیہ سے احتراز کے واضح ارشادات ملتے ہیں اور آج متعدد غیر اسلامی ممالک بھی اپنے ائیر پورٹس پر مسافروں کو روکنے کا انتظام کر رہے ہیں تا کہ صحت مند علاقہ (کرونا مرض سے) محفوظ رہ سکے۔

حلال وحرام کی تمیز:

حفظانِ صحت میں خوراک، ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے، متوازن خوراک اور معتدل وپاکیزہ غذا سے انسان کی صحت برقرار رہتی ہے، وہ مناسب طور پر نشو ونما پاتا ہے اور محنت کی قابلیت بھی پیدا ہوتی ہے۔ اس بارے میں قرآن نے صرف تین جملوں میں طب قدیم اور طب جدید کو سمیٹ لیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا[18]

ترجمہ: کھاؤ، پیو اور اس میں حد سے آگے نہ بڑھو۔

یہ تینوں وہ مسلمہ اصول ہیں جن میں کسی کا بھی اختلاف نہیں؛ کھانا پینا زندگی کی بنیادی ضرورت ہے، اس کے بغیر انسان زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتا، اور نہ اپنے فرائض منصبی سے بہ طریقِ احسن عہدہ برآ ہو سکتا ہے، البتہ اس میں حلال و پاکیزہ کھانے اور کھانے میں اعتدال سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ حرام و خبیث کھانے اسی طرح نہ کھانے، یا ضرورت سے کم کھانے سے جسمِ انسانی بیمار پڑ جاتا ہے، جبکہ ضرورت سے زیادہ کھانے سے معدہ پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ پڑتا ہے اور معدہ کی خرابی تمام امراض کی جڑ ہے۔ رسالت مآب ﷺ کا ارشاد ہے:

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم المعدة حوض البدن والعروق إليها واردة فإذا صحت المعدة صدرت العروق بالصحة وإذا فسدت المعدة صدرت العروق بالسقم[19]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا (آدمی کا) معدہ بدن کا حوض ہے اور پیٹ کی رگیں (جو اعضاء جسم سے پیوستہ ہیں) معدہ کی طرف (پانی پینے والے کی طرح) آتی ہیں جب معدہ درست ہوتا ہے تو یہ رگیں معدہ سے صحت بخش رطوبات کے ساتھ اعضاء کی طرف جاتی ہیں (جس سے بدن کو صحت و طاقت حاصل ہوتی ہے) اور جب معدہ خراب ہوتا ہے تو یہ رگیں فاسد رطوبات کے ساتھ اعضاء کی طرف جاتی ہیں (جس سے بدن کو بیماری اور ضعف لاحق ہو جاتا ہے)۔

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ انسان کے بدن اور اس کے معدہ کے درمیان وہی نسبت ہے جو پانی کے تالاب وغیرہ اور درخت کے درمیان ہے کہ جس طرح کسی تالاب کے کنارے یا پانی میں کھڑا ہوا درخت اپنے رگ و ریشہ کے ذریعہ پانی سے حیات بخش رطوبات حاصل کرتا ہے اسی طرح جسم انسانی مختلف رگوں کے ذریعہ اپنے معدہ سے صحت و طاقت کی رطوبات حاصل کرتا ہے چنانچہ اگر پانی صاف و شیریں ہوتا ہے تو وہ درخت کی تازگی اور نشوونما کا سبب بنتا ہے اور اگر پانی گدلا اور کھارا ہوتا ہے تو وہ درخت کی پژمردگی و خشکی کا باعث بن جاتا ہے۔

طہارت کا شرعی حکم اور کرونا کی احتیاطی تدابیر:

وبائی امراض کے پھیلنے میں گھر اور ماحول کی گندگی اور خرابی کا بھی بڑا دخل ہے۔ اسلام نے انسانوں سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کی پوری زندگی پاک وصاف ہونی چاہیے۔ ارشاد ربانی ہے:

ان الله يحب التوابين ويحب المتطهرين

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے، جو توبہ کا رویہ اختیار کریں اور خوب پاکیزہ رہیں۔

ایک حدیث میں طہارت و نظافت پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: الطهور شطر الإيمان[20] طہارت نصف ایمان ہے۔

لباس کی صفائی:

پہلے پہل انسان اپنا جسم پتوں سے ڈھانپا کرتا تھا اور غاروں میں جاکر پناہ لیتا تھا لیکن اب انسان اپنی خداداد صلاحیت کو بروئے کار لا کر مختلف قسم کے لباس پہنتا ہے اور عالیشان عمارتوں میں رہتا ہے لباس اب ایک انسان کی صحت وزینت کے لیے متمدن زندگی کا جزو لاینفک بن

چکا ہے دوسری شریعتوں اور تہذیبوں میں گو لباس جسم کی زینت اور حفاظت کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا لیکن اس کی پاکیزگی اور صفائی کی نسبت کوئی خاص ہدایت نہیں پائی جاتیں اسلام لباس کے ان فوائد کے ساتھ ایک اور فائدہ ستر ڈھانپنا بھی بیان کرتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

يَا بَنِيٓ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمۡ لِبَاسًا يُّوَارِىۡ سَوۡاٰتِكُمۡ وَرِيۡشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقۡوٰى ذٰلِكَ خَيۡرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ [21]

ترجمہ: اے آدم کی اولاد ہم نے تم پر پوشاک اتاری جو تمہاری شرم گاہیں ڈھانکتی ہے اور آرائش کے کپڑے بھی اتارے، اور پرہیز گاری کا لباس وہ سب سے بہتر ہے، یہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

حسبِ حیثیت اچھا لباس پہننا اور زینت اختیار کرنا اسلام کے نزدیک پسندیدہ امر اور شکرانِ نعمت ہے۔ اور احادیث نبویہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا لباس مبارک بالعموم بہت سادہ مگر ہمیشہ صاف ستھرا اور اجلا ہوا کرتا تھا سفید لباس آپ ﷺ کا نہایت مرغوب اور پسندیدہ رنگ تھا۔ اس لیے ایسا لباس پہننا چاہئے جو آرام دہ ہو تاکہ بدن خارش اور دوسری جلدی متعدی امراض سے محفوظ رہ سکیں نیز گرمی اور سردی کے مضر اثرات سے بھی بچا جا سکے۔

برتنوں کی حفاظت وصفائی:

اسلام جس طرح دوسرے شعبہ زندگی میں سادگی اور کامل احتیاط کی تعلیم دیتا ہے اسی طرح برتنوں کی صفائی اور کھلے برتنوں کو ڈھانپ دینے کے احکامات بھی ملتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

غطوا الإناء، واوكوا السقاء، واغلقوا الباب[22]

ترجمہ: برتن ڈھانپ دیا کرو اور مشکیزہ کا منہ بند کر دیا کرو اور دروازے بھی بند کیا کرو۔

پینے کے شرعی آداب اور کرونا کی احتیاطی تدابیر:

پینے کے آداب میں سے ہے کہ برتن کے اندر سانس نہ لیا جائے اور نہ ہی اس میں پھونک ماری جائے بلکہ منہ کو برتن سے الگ کر کے سانس لینا چاہئے رسول اللہ ﷺ جب کسی برتن کو منہ مبارک کے قریب کرتے تو بسم اللہ کہتے اور برتن کو منہ سے ہٹاتے وقت الحمد للہ فرماتے تھے اور تین سانسوں میں پانی نوش فرماتے جیسا حدیث شریف میں ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلاثًا[23]

ترجمہ: بے شک نبی کریم ﷺ برتن سے تین سانس میں پانی پیتے تھے۔

اور ایک مقام پر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر مشکیزے کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: " نهى رسول الله ﷺ عن اختناث الاسقية" يعني ان تكسر افواهها فيشرب منها[24]

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مشکوں میں "اختناث" سے منع فرمایا مشک کا منہ کھول کر اس میں منہ لگا کر پانی پینے سے روکا۔

ان احادیث میں صحت کے اہم اصولوں کی نشاندہی کی گئی ہے کہ ممکن ہے کہ جس چیز سے آپ پانی پی رہے ہوں اس کے اندر سے کوئی زہریلا کیڑا پیٹ میں چلا جائے یا تیزی سے پانی نکلنے کی وجہ سے باریک شریانوں یا دم حلق میں زیادہ پانی داخل ہونے کا خدشہ ہے جس سے مختلف قسم کے عوارض پیدا ہو سکتے ہیں یا ہوا میں شامل بے شمار جراثیم خالی اور نہ ڈھکے ہوئے برتنوں میں یو خورد ونوش کی کوئی شے میں شامل ہو کر طرح طرح کی بیماریاں پیدا کر سکتے ہیں۔

جگہ کی صفائی کے اصول اور کرونا احتیاطی تدابیر:

اسلام نے جگہ کی صفائی وستھرائی کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے:

صالح بن ابي حسان، قال: سمعت سعيد بن المسيب، يقول: "إن الله طيب يحب الطيب، نظيف يحب النظافة، كريم يحب الكرم، جواد يحب الجود، فنظفوا، اراه قال: افنيتكم ولا تشبهوا باليهود"[25]

ترجمہ: صالح بن ابی حسان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب کو کہتے ہوئے سنا: اللہ طیب (پاک) ہے اور پاکی (صفائی وستھرائی) کو پسند کرتا ہے۔ اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو پسند کرتا ہے۔ اور اللہ سخی وفیاض ہے اور جود وسخا کو پسند کرتا ہے، تو پاک وصاف رکھو۔ (میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس سے آگے کہا) اپنے گھروں کے صحنوں اور گھروں کے سامنے کے میدانوں کو، اور یہود سے مشابہت نہ اختیار کرو۔ (یعنی ہمیں اپنے گھروں اور ارد گرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے)

نتائج:

درج بالا بحث سے معلوم ہوا موجودہ متعدی وبا کرونا سے بچاؤ کے لیے اپنے گھروں کو صاف ستھرا رکھیں، لباس اور بدن وغیرہ کی صفائی بھی رکھیں۔ لہذا بیماریوں اور وباؤں سے حفاظت کے لیے روزانہ کم از کم پانچ مرتبہ وضو کرنا، سونے سے قبل ضروریات سے فراغت حاصل کرنا، جنسی عمل کے بعد لازماً غسل کرنا، بالوں اور ناخنوں کی تراش خراش کرنا، منہ، ناک اور کان کی صفائی کرنا، صاف ستھرا لباس پہننا، کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا، یہ سب وہ چیزیں ہیں جو ہزاروں سال سے ہمارے دین کا لازمی حصہ ہیں۔

مقالہ کی سفارشات:

تعلیمی اداروں اور جامعات میں اسلامی نظام طہارت کی اشاعت کا باقاعدہ اہتمام ہونا چاہیے۔

عوام الناس کو طہارت کی تعلیم سے مکمل آشنا ہونا چاہیے۔

متعدی امراض سے بچاؤ کے لیے سیرت طیبہ سے رہنمائی لینی چاہیے۔

اسلامی نظام طہارت کے فروغ کے لیے ذرائع ابلاغ کے تمام وسائل استعمال کر کے قوم کو آگاہی دلائی جائے۔

حوالہ جات

[1] Al-Quran, 2:222
[2] Al-Quran, 5:6
[3] Al-Quran, 74:4
[4] Al-Quran, 7:31
[5] Abū Muslim, Sūnan Muslim, chapter al-Taharah Ka Bian, Bab Fasal-e-Wazoo (Beirūt: Dār al-Fikr), Hadith 534; www.islamicurdubooks.com
[6] Ibid, Kitab al-Taharah, Bab Khasial al-Ftarh, Hadith Number 597
[7] Siddique, Muhammad Irfanullah and Ansari, Muhammad Anas. (2016), Publish Health and Community Medicine" in Research Gate, Time Publisher, P.5-6, ISBN: 9789698261566
[8] Al-Quran, 5:6
[9] Abū Mohammad Ibn 'Isā al-Tirmadhī, Jām al-'Tirmdhī, Chapter Ahkam w Masail fi Taharah, al-Salat Baghaire hi Wazo (Beirūt: Dār al-Kutub al-Ilmiyyah, 1418), Hadith No. 1
[10] www.chp.edu/hp/02535,Accessed on:12june 2013
[11] Adhikari et al. Infectious Diseases of Poverty (2020) Epidemiology, causes, clinical manifestation and diagnosis, prevention and control of coronavirus disease (COVID-19) during the early outbreak period: a scoping review, 9:29 https://doi.org/10.1186/s40249-020-00646-x
[12] Marco Cascella; Michael Rajnik; Abdul Aleem; Scott C. Dulebohn; Raffaela Di Napoli. (April 20, 2021), Features, Evaluation, and Treatment of Coronavirus (COVID-19), retrieved from https://www.ncbi.nlm.nih.gov/books/NBK554776/ on 27-5-2021
[13] Ibid, 11
[14] Abū Muhammad bin Ismail al-Bukhari, Sahih Bukhari, Kitab ul Jumah, Bab-e- al-Sabook al Youm, (2002 Ed. VI), Hadith 887
[15] Ibid, 12
[16] Al-Quran, 5:6
[17] Abū Muhammad bin Ismail al-Bukhari, Sahih Bukhari, Kitab ul Tib, Bab-Mayankero fi al-Taoon, (2002 Ed. VI), Hadith 5728
[18] Al-Quran, 7:36
[19] Muhammad Bin Abdullah, Mishkat ul Masabih, Bian fi Tib, Hadith 495, Vol-4
[20] Abū Muslim, Sūnan Muslim, chapter al-Taharah Ka Bian, Bab Wazoo (Beirūt: Dār al-Fikr), Hadith 534
[21] Al-Quran, 7:26
[22] Abū Muslim, Sūnan Muslim, chapter al-Sharia, Bab at-Tabghitya (Beirūt: Dār al-Fikr), Hadith 524
[23] Abū Mohammad Ibn 'Isā al-Tirmadhī, Jām al-'Tirmdhī, Chapter al-Sharia, Bab MaJa, (Beirūt: Dār al-Kutub al-Ilmiyyah, 1418), Hadith No.1884
[24] Abū Muhammad bin Ismail al-Bukhari, Sahih Bukhari, Kitab ul Sharia, Bab-Ikhtanath ul Saqiya, (2002 Ed. VI), Hadith 5625
[25] Abū Mohammad Ibn 'Isā al-Tirmadhī, Jām al-'Tirmdhī, Chapter al-Adab, Maja fi al-Njafah (Beirūt: Dār al-Kutub al-Ilmiyyah, 1418), Hadith No. 2799